

13772 - کیا چوری وراثت میں مانع ہے ؟

سوال

لڑکی اپنی بیوہ والدہ کا مال و دولت اور زیورات لے کر گھر سے بھاگ گئی ، مذکورہ لڑکی کی تربیت غیر اسلامی طریقہ پر ہوئی جس کی بنا پر وہ اپنی والدہ کی اطاعت نہیں کرتی تھی ، اب والدہ اپنی بیٹی سے مکمل طور پر معاملہ میں قطع تعلقی کرنا چاہتی ہے تو کیا مذکورہ لڑکی کا ابھی تک وراثت میں حق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

وراثت میں تین اشیاء مانع بنتی ہیں :

پہلی : قتل ، قاتل شخص مقتول کی وراثت میں سے کسی بھی چیز کا وارث نہیں بنے گا اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل وارث نہیں بنے گا . سنن ترمذی (2109) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی (1713) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اہل علم کے ہاں عمل اسی پر ہے کہ قتل عمد یا قتل خطا ہوقاتل وارث نہیں بنے گا، اور بعض کا کہنا ہے کہ قتل خطا میں وارث بنے گا امام مالک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے .

دوسری : اختلاف دین ، لہذا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کی وراثت کا وارث نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں . صحیح بخاری (6764) صحیح مسلم (1614)

تیسری : غلامی : اگر باپ غلام ہو اور بیٹا آزاد ہو وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے ، کیونکہ غلام کسی بھی چیز کا مالک نہیں بنتا اس کا سارا مال اس کے مالک کا ہے ، لہذا اگر غلام وارث بنے تو مال مالک کے پاس چلا جائے گا اور وہ اجنبی ہے .

دیکھیں: کتاب : التحقیقات المرضیة للفوزان صفحہ (45)

اس بنا پر چور کو وراثت سے نہیں روکا جاسکتا لیکن اس سے یہ مطالبہ کیا جائے گا کہ اس نے جو کچھ چوری کیا ہے وہ واپس کرے اگر واپس نہ کرے تو مسروقہ مال کی تقریباً قیمت نکال کر اسے مال میراث میں شامل کیا جائے گا اور پھر تقسیم ہوگی اگر چوری کردہ سے زیادہ باقی بچے تو اسے دیا جائے گا وگرنہ کچھ نہیں دیا جائے گا ، اور چوری کرنے والے کے ذمہ چوری اور نافرمانی کا گناہ باقی رہے گا۔

دوم :

اکثر طور پر ان والدین کو جو اپنے بچوں کی تربیت میں کمی و کوتاہی کرتے ہیں قبل اس کے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ان کا محاسبہ کرے انہیں دنیا میں اس جیسا ہی پھل ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے توماں باپ کو اولاد کا مسئلہ بنایا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا :

تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہو: امام ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہے ، اور مرد اپنے اہل و عیال کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہوگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہے ، اور خادم اپنے مالک کے مال ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہے ، اور مرد اپنے والد کے مال کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہے ، تم سب ذمہ دار ہو اور اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دہ ہو۔ صحیح بخاری (853) صحیح مسلم (1829)

اور اللہ تعالیٰ نے والدین کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنی اولاد کو چہنم کی آگ سے بچائیں فرمان باری تعالیٰ ہے :

اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں ، جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جو حکم دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے اسے بجا لاتے ہیں التحريم (6)

آج ہم جو کچھ اولاد کی جانب سے والدین کی نافرمانی کی شکل میں دیکھتے ہیں وہ اولاد کی حقیقی اسلامی تربیت میں کمی کوتاہی کا نتیجہ و ثمر ہے ، اولاد کی تربیت احکام شریعت سے ہٹ کر کی جاتی ہے جس کی بنا پر وہ والدین کی حقوق کو نہیں پہچانتے تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کو کہاں پہچانیں گے، تو پھر ماں باپ اولاد کی اصلاح کی امید کس طرح کرتے ہیں کہ حالانکہ انہوں نے خود تو اولاد کی تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال کرنے میں صحیح راستہ اختیار نہیں کیا ؟ !

اور جن والدین نے اپنی اولاد کی حقیقی اسلامی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی و کوتاہی نہیں کی پھر بھی ان کی اولاد ہدایت پر نہیں تو ان کے لیے یہ ایک آزمائش ہے جس سے اللہ تعالیٰ ماں باپ کو آزما رہا ہے ، اور جس نے تربیت کرنے میں

کمی و کوتاہی کی ہے اس کے لیے بطور سزا ہوگی .

سوم :

بیٹی سے سب معاملات میں بائیکاٹ اور قطع تعلقی کرنا اس کی اصلاح کا کوئی مستقل طریقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا توانتقام اور سزا کے زیادہ نزدیک معلوم ہوتا ہے جس کا نتیجہ اس تصور کے برعکس برا نکلے گا جس کا فاعل نے تصور کیا تھا، کیونکہ بچی کا اپنے گھر والوں قریب رہنا اس کا گھر سے فرار ہونے اور گھر سے نکالے جانے سے بہت بہتر ہے ، کیونکہ بیٹی کا گھر سے نکلنے میں اس فساد سے زیادہ فساد اور خرابی ہے جو اسکے گھر میں رہتے ہوئے ہوگی .

اس لیے ہمارے دین میں بذاتہ بائیکاٹ مشروع نہیں ، بلکہ وہ بائیکاٹ مشروع ہے جو اصلاح کا موجب ہو اور اگر بائیکاٹ فساد میں اضافہ کا باعث بنے تو بائیکاٹ کرنا مشروع نہیں .

واللہ اعلم .